رمضان المبارک - تزکیۂ نفس کا مہینہ

شیخ الحدیث حضرت مولانا سلیم اللہ خاں صاحب مدظلہ
صدر: وفاق المدارس العربیہ، پاکستان

نحمده ونصلي على رسوله الكريم اما بعد فاعوذ بالله من الشيطان الرجيم O بسم الله الرحمن الرحيم ﴿ يا ايها الذين امنوا كتب عليكم الصيام كما كتب على الذين من قبلكم لعلكم تتقون ﴾ صدق الله مولانا العظيم۔

رمضان کی رونقیں:...... برس ہا برس کا مشاہدہ ہے کہ رمضان کا چاند ہوگا تو انشاء اللہ ایمان کی محفلیں اور روحانی مجلسیں جمیں گی، روح پرور مناظر کثرت کے ساتھ دیکھنے کو ملیں گے اور الحمد للہ یہ ہو رہا ہے اور نمازیوں کا جوق در جوق نماز کے لئے آنا، ان کا تلاوت قرآن کریم میں شوق وذوق کے ساتھ مشغول ہونا، دعائیں اور اسی طریقے سے دوسرے جو خیر کے اعمال ہیں ان کے اندر مشغول ہونا خوشی کا باعث ہے، کاش اللہ تبارک وتعالیٰ اس کیفیت کو دائم اور قائم رکھے، آمین۔ حالانکہ واقعہ یہ ہے کہ اس وقت بھی نماز کے لئے آنے والے، تلاوت قرآن کریم کا اہتمام کرنے والے، دعا اور ذکر میں مشغول ہونے والے اگر ان کے مقابلے میں شمار کئے جائیں جو نماز کو نہیں آتے، جو تلاوت نہیں کرتے تو ان کی تعداد ان سے بہت کم، بہت کم ہوگی، یہ وہاں کی بات میں کر رہا ہوں جہاں آپ تشریف رکھتے ہیں کہ کراچی کے اندر رمضان کی رونقیں دیکھنے کی ہوتی ہیں اور کراچی کے اندر تراویح کا اور روزے کا سماں عجیب وغریب منظر پیش کرتا ہے، وہاں کی یہ بات ہے اور نہیں تو آپ کو ایسے علاقے ملیں گے کہ جہاں جا کر معلوم ہوگا کہ رمضان آیا ہی نہیں، یہ آپ ہی کے ملک میں ہے، کہیں دور کی بات نہیں اور ایسے علاقے بھی آپ کو ملیں گے دنیا میں کہ جہاں نماز پڑھنے والوں کی تعداد سو فیصد ہے، خواہ رمضان ہو یا رمضان کے علاوہ، بہر حال الحمد للہ ثم الحمد للہ کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے رمضان المبارک کی یہ نعمت اور دولت ہمیں زندگی میں ایک مرتبہ پھر عطا فرمائی ہے، ہمیں اس کی قدر کرنی چاہئے۔

رمضان کی عبادت اور اس کی برکت:...... دوستو! حقیقت یہ ہے کہ اگر روزہ کو اس کے آداب کے ساتھ اور اس کے

تمام حقوق کی رعایت کے ساتھ رکھا جائے تو آدمی کی کایا پلٹ جاتی ہے، صرف یہی نہیں ہوتا کہ وہ سحری کھاتا ہے اور افطار تک بھوکا رہتا ہے اور تراویح پڑھتا ہے، قرآن مجید سنتا ہے، نا! نا! یہ سارے کام اللہ تبارک وتعالیٰ کے حکم کی تعمیل میں کر رہا ہے اور اب وہ مغرب تک صبح کے ساڑھے چار بجے سے لے کر شام کو سات بجے تک بھوکا رہتا ہے، کام بھی کرتا ہے اور خوش بھی ہوتا ہے، اللہ روزے کی توفیق عطا فرماتے ہیں، جب ایک روزہ پورا ہوتا ہے اس کی خوشی میں اضافہ ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے یہ سعادت بخشی ہے، تراویح پڑھتا ہے، کھانا کھایا ہے، پیٹ بھاری ہے، عشاء کی نماز ویسے ہی دوسری نمازوں سے کون سی کم ہے؟ اب بیس رکعت اور، اور وہ اس طرح ہے کہ امام صاحب اس میں ایک پارہ تلاوت کریں گے، سوا پارہ تلاوت کریں گے، کہیں ڈیڑھ پارہ پڑھا جا رہا ہے، کہیں دو ہیں، کہیں تین ہیں، کہیں دس ہیں، کہیں پندرہ بھی ہیں اور ایسے بھی لوگ ہیں جو ایک رات میں پورا قرآن ختم کر لیتے ہیں، لیکن یہ شوق وذوق کے ساتھ اسی میں شامل ہے۔

تزکیہ کی تعریف اور اس کی ایک مثال:...... تو یہ جو اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے حکم کی اطاعت اور تعمیل خوشی کے ساتھ کرتے ہوئے اپنے نفس کو دبا رہا ہے اور اپنے نفس کی خواہشات کو کچل رہا ہے، اس لئے یہ، یوں سمجھئے کہ بس کچھ سے کچھ بن رہا ہے، وہ ایک قصہ لکھا ہے ایک بزرگ نے کہ ایک حکیم باغیچے سے گزر رہا تھا، وہاں اس نے دیکھا کہ ایک آملے کے درخت سے ٹوٹے ہوئے کچھ آملے نیچے پڑے ہیں، اس نے ان کو اٹھالیا اور اٹھا لینے کے بعد ان سے کہا کہ جناب! اگر آپ اجازت دیں تو میں آپ کا تزکیہ کر دوں، آملوں نے سوال کیا کہ تزکیہ کیا ہوتا ہے؟ حکیم صاحب نے فرمایا کہ تزکیہ یہ ہوتا ہے کہ میں سوئی سے تمہارے اندر کچوکے لگاؤں اور تمہارے اندر جو کھٹا اور کسیلا پانی بھرا ہوا ہے وہ سارا نکال دوں گا، وہ کھٹا اور کسیلا پانی سوئی کے کچوکے لگا لگا کر باہر کروں گا اور پھر انہیں شیرے میں ڈال دوں گا اور ایک مدت تک تم شیرے میں رہو گے تو وہ جو کچوکے لگا کر تمہارا کھٹا پانی نکالا گیا ہے، وہ ہے تزکیہ اور اس کے بعد تمہیں شیرے میں رکھا جائے گا اور بعد میں نکال لیا جائے گا، تزکیہ کی بنیاد پر تم قیمتی بن جاؤ گے، پھر تمہاری بڑی شان ہوگی تو ایک نے کہا کہ اگر واقعی اس تزکیہ کی وجہ سے میری قیمت میں اضافہ ہو جائے گا اور میری شان بڑھ جائے گی تو مجھے تزکیہ منظور ہے اور دوسرے نے کہا:

نہ ہو بندہ کسی بندے کے بس میں   تڑپ کر رہ گئی بلبل قفس میں

اس نے کہا کہ یہ ظلم ہم کو گوارا نہیں کہ اپنے آپ کو آپ کے حوالے کر دوں اور آپ کچوکے لگا لگا کر میرا ستیاناس مار دیں، اس کے لئے تیار نہیں، حکیم صاحب نے ایک کو لے لیا جو تیار تھا اور دوسرے کو چھوڑ دیا، جس کو چھوڑ دیا وہ دھوپ میں تپش اور گرمی کی شدت کی وجہ سے وہاں پڑا پڑا کالا ہو گیا، اس کی صورت بھی مسخ ہو گئی اور اس کی سیرت بھی بدل گئی، وہاں پڑا رہا، ایک روز بنیا آیا اور اس نے جھاڑو دے کر جتنے سوکھے آملے پڑے ہوئے تھے اپنی بوری میں بھر لئے اور لے جا کر دکان میں کونے کے اندر بوری ڈال دی، وہاں وہ آملہ دکان میں بوری کے اندر پڑا ہوا تھا، ایک آدمی آیا اور اس نے کہا، لالہ جی! پیٹ میں بہت درد ہے اور قبض لگی ہوئی ہے اگر ترپھلہ تمہارے پاس ہو تو بڑی مہربانی ہوگی مجھے دے دو، انہوں نے

وہی آملہ سوکھا ہوا اور ہڑ اور بہڑ تینوں نکال کر دی اور لیا، اس کو کوٹ اور پھانک لے تو تیرے پیٹ میں جو غلاظت بھری ہوئی ہے، وہ نکل جائے گی تو وہ جس نے اپنا تزکیہ منظور نہیں کیا تھا اور وہیں باغ میں پڑا رہا تھا، اس کا یہ حشر ہوا کہ اس سے یہ خدمت لی جا رہی ہے، پیٹ کے اندر جو نجاست بھری ہوئی ہے اس کو کھینچو اور باہر پھینکو، یہ تو اس کا کام ہے اور وہ دوسرا جن کو حکیم صاحب لے گئے تھے اور اس کا تزکیہ کیا تھا اور اس کو انہوں نے شیرے میں رکھا تھا، وہ بہترین شیشے کے مرتبان میں موجود ہے، نواب رامپور کو دل کی شکایت ہوتی ہے، حکیم اجمل خان نسخہ لکھتے ہیں: ''مربہ آملہ گرفتہ، از آب گرم شستہ، در ورق نقرہ پیچیدہ، نہار منہ بخورند''۔ یعنی ''مربہ آملہ لیں، اس کو پانی سے پہلے دھوئیں اور چاندی کے ورق میں لپیٹیں اور نہار منہ نواب صاحب اس کو نوش فرمائیں''، یہ اس کا مقام بنا جس نے تزکیہ کرایا اور جو تزکیہ کے لئے تیار نہیں ہوا تھا اس کی حالت اور مقام وہ بنا جیسا کہ ذکر ہوا۔

رمضان نفس پر غلبہ کا موسم ہے:...... یہاں آپ کا رمضان میں تزکیہ ہو رہا ہے اور آپ قیمتی بن رہے ہیں، آپ کے روحانی جذبات میں ابھار ہے، آپ کے روحانی جذبات کے اندر ایک شوق کی کیفیت ہے، آپ اذان سنتے ہی مسجد کی طرف روانہ، رواں دواں چلے آ رہے ہیں تو نماز بھی پڑھ رہے ہیں، مسجد میں آ رہے ہیں تو تلاوت بھی کر رہے ہیں، مسجد میں آ رہے ہیں تو ذکر بھی کر رہے ہیں، دعا بھی کر رہے ہیں، روزے کا بھی اہتمام ہے، تراویح کا بھی اہتمام ہے، ظاہر ہے کہ یہ سارے کے سارے ماحول میں جہاں نفس پر غلبہ حاصل کیا جا رہا ہے، نفس کی اس وقت کوئی حیثیت نہیں، وہ آپ کے سامنے ہتھیار ڈالے ہوئے ہے، شیطان کی اس وقت کوئی حیثیت نہیں، وہ آپ سے اس وقت بالکل عاجز اور بے بس ہے، اس لئے کہ آپ نے فیصلہ کیا ہوا ہے کہ ہم نے تو یہ روزے بھی رکھنے ہیں اور ہمیں تراویح بھی پڑھنی ہے اور تلاوت بھی کرنی ہے اور ذکر بھی کرنا ہے اور دعا بھی مانگنی ہے۔ یہی ارادہ اگر آپ ہمیشہ کے لئے کر لیں تو شیطان اور نفس پر آپ ہمیشہ غالب نہیں آ سکتے؟ اور اس وقت جو کیفیت آپ کے قلوب کی ہے، یہ کیفیت کیا پسندیدہ کیفیت نہیں ہے؟ ہمارے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا مقام اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا رتبہ کتنا بلند تھا؟ اس کے باوجود آپ صلی اللہ علیہ وسلم رمضان کی آمد کا شعبان سے اہتمام کرتے تھے، ایک مہینہ پہلے سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کی تیاری کرتے تھے اور اس کا اہتمام کرتے تھے۔

عرض کرنے کا مقصد یہ ہے کہ یہ موسم ہے روحانیت کو فروغ دینے کا، یہ موسم ہے روحانی صحت حاصل کرنے کا، یہ موسم ہے اپنی روحانیت کو قوی سے قوی تر بنانے کا اور یہ موسم ہے شیطان اور نفس کے مقابلے میں غلبہ حاصل کرنے کا اور عملی طور پر ہو رہا ہے، ہم اس کا مشاہدہ کر رہے ہیں کہ یہ ہو رہا ہے۔

رمضان جیسا ذوقِ عبادت پورا سال ہونا چاہئے:...... لہٰذا یہ جو اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے ایک مہینہ ہمیں عنایت فرمایا ہے، یہ بات ایک مہینہ تک نہ رہ جائے، یہ سلسلہ آئندہ بھی رہنا چاہئے اور اس کی صورت یہ ہے کہ ہم ان مبارک ساعات میں

اوران مبارک اوقات میں اللہ سے دعائیں کریں کہ اے اللہ! ہماری اس کیفیت کو موت تک قائم اور برقرار رکھ، ہمیشہ ہمیشہ کے لئے اس کو قائم اور برقرار رکھ، روزہ تو فرض نہیں ہوگا، رمضان المبارک کے بعد، لیکن نماز تو فرض رہے گی اور نفس کو مغلوب کرنا اور شیطان کے مقابلے میں قوت حاصل کرنا اور اس کو دبانا، یہ تو ہر وقت ضروری ہے، اس کے بغیر تو کام نہیں چلتا ہے، اس لئے رمضان میں بے شک روزہ رکھیں، رمضان میں بے شک تراویح کا اہتمام کریں، رمضان کے بعد نہ روزہ ہے، نہ رمضان کے بعد تراویح ہے، روزہ اگر ہے تو وہ نفلی ہے، تراویح نفلی بھی نہیں ہے، تراویح یہی اس وقت جو آپ پڑھتے ہیں، وہ سنت ہے، وہ رمضان کے بعد نہیں ہے، البتہ اگر دوسرے نوافل کی اللہ تبارک وتعالیٰ توفیق عطا فرمائے تو بڑی خیر کی بات ہے، حدیث میں آتا ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ فجر کی نماز کے بعد، سورج کے نکلنے تک اگر کوئی آدمی مسجد میں ٹھہر جاتا ہے اور وہ تلاوت کے اندر مشغول رہتا ہے یا دعا اور ذکر کے اندر مشغول رہتا ہے یا تعلیم اور تدریس کے اندر مشغول رہتا ہے یا خود سیکھنے اور پڑھنے میں لگا رہتا ہے، آپ کو معلوم ہے ہمارے ہاں رمضان کے علاوہ جب فجر کی نماز ختم ہوتی ہے تو عموماً اس کے بیس منٹ کے بعد سورج نکلتا ہے اور بیس منٹ کا وقت گزارنا کچھ مشکل نہیں۔

وقت کیسے گزاریں:...... ہمارا تو یہ حال ہے کہ ہم نے یہ سوچا کہ یہ وقت گزاریں تو کس طرح گزاریں، رات دن مجھے یہ سابقہ پیش آتا ہے، آسان طریقہ یہ ہے کہ کتاب اٹھالو، ابھی گزر جائے گا، کتاب پڑھنا شروع کردو اور کتاب پڑھنا شروع کیا تو ایک صفحہ مطالعہ کیا یا دو صفحہ یا چار صفحات کا مطالعہ کیا اور اتنی آسانی سے وقت گزر جاتا ہے کہ میں آپ سے بتا نہیں سکتا، تو یہ وقت بیس منٹ کا گزارنا کوئی بڑی بات نہیں، سرور کائنات جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ آدمی جو فجر کی نماز کے بعد طلوع آفتاب تک مسجد میں ٹھہرتا ہے اور اس کے بعد دو رکعت اشراق کی پڑھتا ہے تو دو رکعت اشراق کی پڑھنے والا یہ آدمی مقبول عمرے کے ثواب کا مستحق ہوگا، آپ جایئے لاکھوں روپے خرچ کر کے عمرے کے لئے، یہ تو خالی ٹکٹ کے پیسے ہیں اور اس کے بعد مزید اخراجات علیحدہ، پھر تکلیفیں اور پریشانیاں اپنی جگہ پر ہیں، کہنا یہ ہے کہ یہ غنیمت باردہ ہے مفت میں، یہ ایک نعمت اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی طرف سے ہمیں ملی ہے تو ہم اس کی ناقدری کیوں کریں، لہٰذا اگر وہ روحانی فضا بن جاتی ہے اور مزاج میں اور طبیعت کے اندر احکام خداوندی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنتوں کی عظمت اور اہمیت قائم ہو جاتی ہے تو پھر یہ تو میں آپ سے اشراق کی دو رکعت کی بات کر رہا ہوں، پھر آدمی سرمہ لگاتے وقت پوچھتا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کیا ہے؟ ارے! ناخن تو ہر صورت میں کٹ جائیں گے لیکن اگر محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقے پر کاٹے جائیں اور محبت کے حوالے سے کاٹ جائیں تو ایمان میں کتنی ترقی پیدا ہوگی، اسی طریقہ سے سرمہ تو ہر صورت میں لگ جائے گا لیکن یہ سوچ کر کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے کس طرح لگایا تھا؟ آپ اس طریقے کو اختیار کریں گے تو آپ عظیم آدمی ہوں گے، آپ کی اہمیت بہت زیادہ ہوگی، میں صرف ایک سرمے کی یا ایک ناخن کی بات نہیں کر رہا ہوں، میں اس کو مثال میں پیش کر رہا ہوں۔

اتباع سنت کی کوشش کریں:......میرے کہنے کا مقصد یہ ہے کہ زندگی کے تمام شعبوں، زندگی کے تمام احوال اور زندگی کے متعلق تمام قواعد کے اندر آدمی کو اس بات کی کوشش کرنی چاہئے کہ وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کی پیروی کرے، اس کو کتنی بڑی نسبت حاصل ہو رہی ہے، وہ یہ نہیں سوچتا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع کی کوشش میں وہ غلامان پیغمبر میں شامل ہو رہا ہے، وہ وفاداران نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اندر شامل ہو رہا ہے، اس کے لئے اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے بشارت دی ہے کہ اگر تم یہ طریقہ اختیار کرو گے تو میرے محبوب بن جاؤ گے، اللہ نے فرمایا: ﴿قل كنتم تحبون الله فاتبعوني يحببكم الله﴾ اگر تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع کرو گے تو اللہ سبحانہ وتعالیٰ تمہیں اپنا محبوب بنا لیں گے، آج حقیر و ذلیل اور نہایت غیر اہم اور معمولی باتوں کے لئے ہم حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنتوں کو قربان کر رہے ہیں، اپنی خواہشات کے لئے، جن خواہشات کی کوئی قیمت نہیں، جن خواہشات کی کوئی اہمیت نہیں، اگر ہم ذرا عقل سے کام لیں اور ذرا فکر سے کام لیں اور سوچیں تو یقین مان لیجئے کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی سے بہتر کوئی عمل ہے ہی نہیں اور اللہ سبحانہ وتعالیٰ جسے چاہیں اس کی توفیق عطا فرما دیں، بہر حال چونکہ یہ موسم ہے روحانیت کا اور اس وقت میں آپ کے جذبات گویا اللہ کے رسول اور اللہ کے حکم کی اطاعت کی طرف شوق و ذوق کے ساتھ مائل ہیں، اس لئے میں نے یاد دہانی کی ہے۔

وآخر دعوانا ان الحمدلله رب العالمين

☆......☆......☆

اشتہار